© rasailojaraid.com

حلال اور حرام پرندے

جناب حافظ مبشر حسین

پرندے حیوانات کی ایک مشہور و معروف قسم ہیں۔ یہ اپنے پروں (Feathers) کی وجہ سے دیگر تمام حیوانات سے الگ شناخت رکھتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض پرندے اپنے پروں سے اڑ نہیں سکتے، تاہم ان کی بڑی تعداد ان کے ذریعے اڑنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔[1]

اس مقالہ میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ فقہاء نے پرندوں کی حلّت وحرمت کے سلسلہ میں کیا اصول وقواعد وضع کیے ہیں؟ اور ان کی روشنی میں کیا آراء قائم کی ہیں؟

حلت وحرمت کے اعتبار سے پرندوں کی قسمیں

حلت وحرمت کے اعتبار سے فقہاء نے پرندوں کی تین قسمیں کی ہیں :

۱۔ شکاری پرندے

۲۔ مردار خور پرندے

۳۔ غیر شکاری اور غیر مردار خور پرندے

پہلی قسم : شکاری پرندے

شکاری پرندے، جو اپنے پنجوں سے دوسرے پرندوں یا جانوروں کا شکار کرتے ہیں، جیسے باز، شاہین، چیل، عقاب وغیرہ، حدیث میں ان کے لیے ذُو مِخْلَب کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے۔ مِخْلَب کا لغوی معنیٰ ناخن ہے، خواہ یہ ناخن جانور کا ہو یا پرندے کا اور خواہ وہ جانور اور پرندہ اس ناخن سے شکار کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔[2] لیکن فقہی اصطلاح میں ذُو مِخْلَب سے مراد وہ شکاری یا وحشی پرندہ ہے جو اپنے ناخن سے شکار کرتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے، یعنی درندہ صفت پرندہ۔[۳] اس لیے مرغ، چڑیا، کبوتر، اسی طرح وہ پرندے جو پنجے سے شکار نہیں کرتے، انہیں (فقہی اصطلاح میں) **ذو مخلب** نہیں کہا جاتا۔[۴]

دوسری قسم: مردار خور پرندے

وہ غیر شکاری پرندے، جن کی خوراک کا بڑا حصہ مردار پر مشتمل ہوتا ہے، جیسے نَسر[۵] (عقاب سے بڑا ایک سیاہ پرندہ)، اور گدھ وغیرہ۔[۶]

تیسری قسم: غیر شکاری اور غیر مردار خور پرندے

وہ پرندے جو نہ شکار کرتے ہیں اور نہ ان کی خوراک کا بڑا حصہ مردار پر مشتمل ہوتا ہے، جیسے مرغی، بطخ، کبوتر، فاختہ، چڑیا وغیرہ۔

جمہور فقہاء کے ہاں پرندوں سے متعلق بحث انہی تین قسموں کے گرد گردش کرتی ہے، البتہ شوافع اور حنابلہ نے اس سلسلہ میں دو اور قسمیں بھی کی ہیں، یعنی ایک تو وہ پرندے جنہیں شریعت میں قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے، یا انہیں قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور دوسرے وہ پرندے جو خبیث ہیں۔

آئندہ سطور میں ان تمام قسموں کی حلّت وحرمت سے بحث کی جائے گی۔

ا۔ شکاری پرندے

شکاری پرندوں کی حلت وحرمت کے سلسلے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ جمہور فقہاء، یعنی شافعیہ[۷]، حنابلہ[۸] اور ظاہریہ[۹] کی رائے یہ ہے کہ شکاری پرندے، جنھیں حدیث میں **ذو مخلب** (یعنی پنجوں سے شکار کرنے والے) کہا گیا ہے، وہ سب حرام ہیں۔ حنفیہ[۱۰] کے نزدیک یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔

بعض اہل علم اُلّو کو شکاری پرندوں میں شمار نہیں کرتے[۱۱] مگر علم حیوانیات کی رُو سے یہ بھی درندہ صفت پرندوں (Predatory Birds) میں سے ہے اور جس حیوانی گروپ (Order) سے تعلق رکھتا ہے اسے Strigi formes کہا جاتا ہے۔[۱۲]

حرمت کے قائل ان فقہاء نے اپنے موقف کی تائید میں درج ذیل احادیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے استدلال کیا ہے:

عن ابن عباس قال نهى رسول الله عن كل ذى ناب من السباع وعن كل ذى مخلب من الطير۔ ۱۳

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں میں سے کچلی والوں اور پرندوں میں سے پنجے والوں (کے کھانے) سے منع فرمایا ہے۔

عن جابر قال حرّم رسول الله يعنى يوم خيبر الحمر الانسية ولحوم البغال وكل ذى ناب من السباع وذى مخلب من الطير۔ ۱۴

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے جنگ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں اور خچروں کے گوشت اور درندوں میں سے ہر کچلی والے اور پرندوں میں سے ہر پنجہ والے (کے کھانے) کو حرام قرار دیا ہے۔

مالکیہ کی مشہور رائے یہ ہے کہ تمام پرندے حلال ہیں، خواہ وہ جلالہ ہوں یا پنجے سے شکار کرنے والے یا غیر شکاری۔ ۱۵ البتہ فقہاء مالکیہ کی ایک جماعت کے نزدیک شکاری پرندے حرام ہیں اور امام مازری ۱۶ ان کے مکروہ تنزیہی ہونے کے قائل ہیں۔ ۱۷

مباح قرار دینے والے ان فقہاء نے اپنے موقف کی تائید میں درج ذیل آیت سے استدلال کیا ہے:

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (الانعام: ۱۴۵)

اے نبی ﷺ ان سے کہو کہ جو وحی میرے پاس آئی ہے اس میں تو میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو کسی کھانے والے پر حرام ہو، الّا یہ کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے یا فسق ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ پھر جو شخص مجبوری کی حالت میں (کوئی چیز ان میں سے کھالے) بغیر اس کے کہ وہ نافرمانی کا ارادہ رکھتا ہو اور بغیر اس کے کہ وہ حد ضرورت سے تجاوز کرے تو یقیناً تمہارا رب درگزر سے کام لینے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس آیت سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ جو چیزیں اس آیت میں شمار نہیں کی گئیں انہیں حرام قرار نہیں دیا جائے گا۔ چنانچہ علامہ قرطبیؒ اس سلسلہ میں ان مالکی فقہاء کا موقف نقل کرتے ہوئے، جنہوں نے اس آیت سے اپنے حق میں استدلال کیا ہے، لکھتے ہیں :

ولهذا قلنا ان لحوم السباع وسائر الحيوان ما سوى الانسان و الخنزير مباح۔۱۸	اسی لیے ہم (مالکی) کہتے ہیں کہ انسان اور خنزیر کے علاوہ باقی تمام درندوں اور حیوانات کا گوشت مباح ہے۔

اس مسئلہ میں راجح موقف جمہور فقہاء کا معلوم ہوتا ہے، یعنی یہ کہ شکاری پرندے حرام ہیں، اس لیے کہ ان فقہاء نے شکاری پرندوں کی حرمت کے بارے میں جو احادیث پیش کی ہیں وہ درجۂ شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں اور ان میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ سورۃ الانعام کی آیت، جسے مالکی فقہاء نے اپنے موقف کے لیے بنیاد بنایا ہے، سے زائد حکم ہونے کی وجہ سے قابل قبول ہے۔ علاوہ ازیں سورۃ الانعام مکی ہے اور اس وقت تک جو چیزیں حرام تھیں انہیں وہاں بیان کیا گیا ہے، جب کہ شکاری پرندوں کی حرمت کی احادیث مدنی دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ گویا پرندوں کی حرمت کا حکم بعد میں آیا ہے۔ لہٰذا اس میں اور آیت میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اس سلسلہ میں ایک موقف یہ بھی ہے کہ بعض لوگوں نے متعین چیزوں کے بارے میں سوال کیا تھا۔ سورۃ الانعام کی آیت میں انہی کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ اس میں تمام محرمات کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے۔۱۹

۲۔ مردار خور پرندے

جمہور فقہاء کے نزدیک وہ پرندے، جو مردار خور ہیں یا ان کی خوراک کا بڑا حصہ مردار پر مشتمل ہے، حرام ہیں۔ فقہاء حنفیہ کے نزدیک یہ تمام پرندے مکروہ تحریمی کے حکم میں ہیں۔ واضح رہنا چاہیے کہ فقہاء حنفیہ کے نزدیک پرندوں کی حلت و حرمت کے حوالے سے ان کے نام یا حجم یا رنگ معتبر نہیں ہیں، بلکہ ان کی غذا کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ لہٰذا جو غیر شکاری پرندہ اغلباً مردار کھائے وہ مکروہ تحریمی ہے۔ جو مردار اور غیر مردار دونوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرح کی غذا کھائے وہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حلال اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔اور جو مردار نہ کھائے وہ متفقہ طور پر حلال ہے۔۲۰

شوافع اور حنابلہ کی بھی یہی رائے ہے کہ مردار خور پرندے خبیث ہونے کی وجہ سے حرام ہیں۔۲۱

فقہ مالکی میں مشہور رائے یہ ہے کہ تمام پرندے حلال ہیں، خواہ وہ 'جلّالۃ' (گندگی کھانے والے) ہوں یا پنجے سے شکار کرنے والے غیر شکاری۔۲۲

مردار خور پرندوں کے بارے میں راجح موقف جمہور فقہاء کا ہے کہ یہ حرام ہیں۔ اس لیے کہ جو پرندہ اغلباً مردار خور ہو اس کا شمار طیبات کے بجائے خبائث میں ہوگا۲۳ اور خبیث چیزیں قرآن کی اس آیت کے عموم کی رو سے حرام ہیں:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ. (الاعراف:۱۵۷)
(اور وہ پیغمبر ﷺ ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے۔

کوے کا فقہی حکم

کوے کو عربی میں غُراب، غِربان، غُداف اور فارسی میں زاغ کہا جاتا ہے، جب کہ علم حیوانیات میں اس کی مختلف اقسام کو Corvus, Crow, Raven, Rook, Jackdaw سے موسوم کیا جاتا ہے۔کوے کی بہت سی قسمیں ہیں۔ایک قسم کو غُراب الأبقع یا غُراب البَین (Corvus Albus)، دوسری کو غُراب الزَّرع یا غُراب الزَّیتُون (Jackdaw/Corvus Monedula) اور تیسری کو غداف (Corvus Frugilegus) کہا جاتا ہے۔۲۴

حلت وحرمت کے اعتبار سے فقہاء حنفیہ کے نزدیک کوے کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ ایک وہ جو مردار خور ہے۔اسے غُراب الأبقع ۲۵ کہا جاتا ہے۔یہ حرام ہے۔

۲۔ دوسرا وہ جو مردار نہیں کھاتا، بلکہ دانا چگتا ہے۔یہ حلال ہے۔

۳۔ تیسرا وہ جو دانا اور مردار دونوں کھاتا ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ بھی حلال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے، کیوں کہ یہ مرغی کی طرح ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ زیلعی (صاحبِ تبیین) نے ابو حنیفہؒ کی رائے کو صحیح قرار دیا ہے۔[۲۶]

شوافع کے نزدیک بھی کوے کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ غُراب الاُبقع۔ یہ حرام ہے۔

۲۔ بڑا سیاہ کوا۔ اس کے بارے میں شافعیہ کے دو قول ہیں: ایک اباحت کا اور دوسرا حرمت کا۔ موخر الذکر قول ان کے ہاں صحیح شمار ہوتا ہے۔

۳۔ چھوٹا سیاہ کوا، جسے غُراب الزَّرع (کھیت کا کوا) اور زاغ بھی کہا جاتا ہے۔ بعض دفعہ اس کی چونچ اور ٹانگیں سرخ ہوتی ہیں۔ اس کے بارے میں بھی حرمت اور اباحت دونوں آراء پائی جاتی ہیں، لیکن صحیح رائے اباحت کی ہے۔[۲۷]

حنابلہ کے نزدیک بھی کوے کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ غُراب البَین۔ یہ کووں میں سب سے بڑی قسم کا کوا ہے۔ یہ حرام ہے۔

۲۔ غُراب الاُبقع۔ یہ قسم بھی حرام ہے۔

۳۔ غُراب الزَّرع۔ یہ حلال ہے، کیوں کہ اس کی خوراک دانا ہے۔[۲۸]

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ (فقہاء مالکیہ کے علاوہ) ائمہ ثلاثہ غراب الابقع (مردار خور کوے) کی حرمت اور غراب الزرع (دانہ چگنے والے کوے) کی حلت پر متفق ہیں۔ البتہ وہ کوا جو مردار اور دانا دونوں چیزیں کھاتا ہے، اس کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہے۔ فقہاء ظاہریہ کے نزدیک ہر طرح کا کوا حرام ہے۔[۲۹]

یہاں یہ واضح رہے کہ علم حیوانیات کی رو سے کوے اور ان سے ملتی جلتی خصوصیات کے حامل بعض اور پرندوں کو ایک ہی فیملی یعنی Corvidae میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس فیملی میں درج ذیل قسموں (Species) کے پرندے شامل ہیں:

۱۔ تمام کوے (Crows)

۲۔ Mag Pies

۳۔ Jays

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

Tree Pies۔۴ ۳۰۔

کووں کی بے شمار قسمیں ہیں۔ مثلاً Carrion Crows, Jungle Crows, Raven, وغیرہ۔ ان میں سے اکثر مکمل طور پر سیاہ ہوتے ہیں، البتہ ان کی گردن سلیٹی مائل ہوتی ہے۔ لیکن بعض کی گردن خاکی رنگ کی ہوتی ہے۔ اکثر کی چونچ سیاہ، مگر بعض کی سرخ اور بعض کی زرد ہوتی ہے۔ اس قسم کے کووں کو Chough کہا جاتا ہے۔ کووں کے علاوہ اس فیملی سے تعلق رکھنے والے دوسرے پرندے، خاص کر Tree Pies اپنے مختلف رنگوں کی وجہ سے خوبصورتی میں مشہور ہیں۔ کووں سمیت اس فیملی کے اکثر پرندے عام طور پر نجاست خور ہوتے ہیں، بعض گندگی کے ساتھ دانے بھی کھاتے ہیں اور بعض دانے اور کیڑے مکوڑے ہی کھاتے ہیں، گندگی نہیں کھاتے، جیسے Chough ۔۳۱

کوے کو مطلقاً حرام کہنے والوں نے درج ذیل احادیث سے استدلال کیا ہے :

عن عائشة ان رسول الله ﷺ قال خمس من الدواب كلّهن فاسق يقتلن فى الحرم :الغراب والحداة والعقرب والفارة والكلب العقور۔۳۲

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی قتل کر دیا جائے وہ یہ ہیں: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا درندہ۔۳۳

عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ خمس من الدواب من قتلهن وهو محرم فلا جناح عليه : العقرب والفارة والكلب العقور والغراب والحداة۔۳۴

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو شخص حالت احرام میں بھی انہیں قتل کر دے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ وہ یہ ہیں: بچھو، چوہا، کاٹنے والا درندہ، کوا اور چیل۔

ان احادیث سے ایک تو یہ استدلال کیا گیا ہے کہ ان میں کوے کا مطلقاً ذکر ہے اور اسے فاسق کہا گیا ہے۔ لہٰذا ہر طرح کا کوا حرام ہے۔ اور اس کے فاسق ہونے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ خبائث میں سے ہے۔ دوسرا استدلال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں جن چیزوں کے قتل کا حکم دیا گیا ہے وہ اگر حلال ہوتیں تو ان کے قتل کی بجائے ان کے ذبح کی بات کی جاتی، کیوں کہ حلال جانوروں کو ذبح کرنے کی بجائے قتل کرنا جائز نہیں ہے۔[۳۵]

بعض احادیث میں کوے کو 'غُرَاب الاُبقَع' کے ساتھ مقید کر کے بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

خمس فواسق يقتلن في الحل و الحرم: الحية والغراب الابقع والفارة والكلب العقور والحُدَيًّا۔[۳۶]	پانچ چیزیں فاسق ہیں، انہیں قتل کر دیا جائے خواہ حرم میں ہوں یا اس سے باہر۔ وہ یہ ہیں: سانپ، غُرَاب الاُبقَع، چوہا، کاٹنے والا درندہ اور چیل۔

اسی بنا پر بعض فقہاء کوے کی دیگر اقسام کو حلال کہتے ہیں۔ وہ صرف غراب ابقع کو حرام قرار دیتے ہیں اور غُرَاب الاُبقَع سے مراد وہ کوا ہے جس میں سیاہ رنگ کے ساتھ سفید رنگ بھی ملا ہوا ہو، یا پھر اس کے سینہ کا رنگ سفید ہو[۳۷] مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے کوے مردار خور ہوتے ہیں۔ لہٰذا صرف وہی کوے حرام ہیں جو مردار خور ہیں۔ اور ان پر قیاس کرتے ہوئے وہ پرندے بھی حرام ہیں جو مردار خور ہیں۔ عَقعَق (کبوتر یا کوے جیسا ایک پرندہ[۳۸]) میں اختلاف ہے، اس بنیاد پر کہ یہ اغلباً نجاست خور ہے یا نہیں۔[۳۹]

جو کوا مردار کھاتا ہو اس کا شمار طیبات کے بجائے خبائث میں ہوگا اور خبیث چیزیں سورۃ الاعراف کی آیت ۱۵۷ کے عموم کی رُو سے حرام ہیں۔[۴۰]

گزشتہ بحث کا حاصل یہ ہے کہ کوے کی تین قسمیں ہیں: ایک وہ جو مردار خور ہے۔ دوسرا وہ جو مردار نہیں کھاتا، بلکہ دانا چگتا ہے۔ تیسرا وہ جو دانا اور مردار دونوں کھاتا ہے۔ پہلی قسم کے بارے میں مالکیہ کے علاوہ سبھی فقہاء کا موقف یہ ہے کہ وہ حرام ہے، کیوں کہ وہ گندگی کھانے والا ہے، اس لیے اس کا شمار خبائث میں ہوگا۔ یہی رائے قوی ہے۔ دوسری قسم کے بارے میں ظاہریہ کے علاوہ باقی سبھی فقہاء کی رائے یہ ہے کہ یہ حلال ہے اور یہی رائے قوی ہے۔ کیوں کہ اس کا شمار نہ تو شکاری پرندوں میں ہوتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ مردار خور میں، لہٰذا اسے حلال قرار دیا جانا چاہیے۔ تیسری قسم جمہور فقہاء کے ہاں مختلف فیہ ہے۔

۳۔ غیر شکاری اور غیر مردار خور پرندے

فقہاء حنفیہ کے نزدیک وہ سب پرندے جو نہ شکار کرتے ہیں اور نہ ان کی خوراک کا بڑا حصہ مردار پر مشتمل ہوتا ہے، حلال ہیں، خواہ وہ پالتو ہوں یا جنگلی، جیسے کبوتر (ہر قسم کا) چڑیا (ہر قسم کی) عَقعَق وغیرہ۔[41]

فقہاء مالکیہ کے ہاں زیر بحث قسم سے تعلق رکھنے والے سب پرندے، ان کے مشہور قول کے مطابق، حلال ہیں، خواہ وہ جلّالہ ہی کیوں نہ ہوں، البتہ بعض پرندوں، مثلاً ہدہد، خطّاف[42] اور صُرَد[43] وغیرہ کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ مکروہ ہیں۔ اس کی دلیل حضرت ابن عباسؓ سے مروی یہ حدیث ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن قتل اربع من الدواب: النملة والنحلة والھدھد والصُّرَد۔[44]	نبی کریم ﷺ نے چار قسم کے حیوانات کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور صُرَد۔[45]

فقہاء شافعیہ[46] اور حنابلہ[47] کے نزدیک بھی اس قسم سے تعلق رکھنے والے پرندے حلال ہیں' البتہ وہ اس سلسلہ میں یہ اصول بھی بیان کرتے ہیں کہ شارع نے جس جانور یا پرندے کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے، یا جس کے قتل سے منع کیا ہے، مثلاً شہد کی مکھی، ہدہد اور صرد وغیرہ، وہ حرام ہے اور وہ جانور بھی حرام ہے جو خبیث ہو۔ ان کے علاوہ باقی سب پرندے حلال ہیں۔ لیکن ان قاعدوں کے اطلاق و تطبیق کی صورتوں میں ان فقہاء میں جزوی اختلاف پایا جاتا ہے مثلاً:

۱۔ طوطا اور مور شوافع کے ہاں حرام ہیں اس لیے کہ یہ گندی خوراک کھاتے ہیں۔ لیکن حنابلہ چونکہ اس بات سے اتفاق نہیں کرتے اس لیے وہ ان دونوں کو حلال کہتے ہیں۔[48]

۲۔ اسی طرح اَخیل، جسے شقراق بھی کہا جاتا ہے، حنابلہ کے ہاں خبیث پرندہ ہے،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب کہ شوافع اسے طیب پرندہ قرار دیتے ہیں۔ ۴۹

۳۔ ابوزَرِیق، جسے درباب/زریاب، اور قیق بھی کہا جاتا ہے ۵۰ اسے فقہاء حنابلہ ۵۱ کے ہاں خبیث ہونے کی وجہ سے حرام قرار دیا گیا ہے، جب کہ شوافع ۵۲ کا رجحان اس کے طیب ہونے کی طرف ہے۔

حواشی ومراجع

1- Grzimek's Animal Life Encyclopedia, 8/3,8.

۲۔ الفیروزآبادی مجدالدین، القاموس المحیط، دارالمامون مصر، ۱۳۵۷ھ، ۱۹۶/۱؛ ابن منظور، لسان العرب، دارصادر بیروت، ۳۶۳/۱

۳۔ الزیلعی، عثمان بن علی بن محجن، تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق، دالکتاب الاسلامی القاہرۃ، ۱۳۱۳ھ، ۲۹۴/۵۔ علم حیوانیات کی رو سے درندہ صفت پرندوں کو Raveners Predatory Birds کہا جاتا ہے۔ (جامع اردو انسائیکلوپیڈیا (حصہ سائنسی علوم)، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، ۲۰۰۵ء، ۲۹۶/۶)۔ تاہم یہ اصطلاح زیادہ معروف نہیں ہے، اس کی جگہ Prey Birds یا Birds of Prey کی اصطلاح زیادہ مشہور ہے۔

۴۔ ابن حزم، المحلی، دارالفکر بیروت، س ن، ۴۰۵/۷۔

۵۔ نسر (Griffon Vulture) کی تفصیل کے لیے دیکھیے: امین معلوف امین باشا، معجم الحیوان، ہدیۃ المقتطف القاہرۃ، ۱۹۳۲ء، ص ۲۶۰۔

۶۔ دیکھیے: ابن عابدین، محمد امین، ردالمحتار علی الدر المختار المعروف بحاشیہ ابن عابدین، دارالفکر بیروت، ۲۰۰۰ء، ۳۰۵/۶۔

۷۔ النووی، محی الدین بن شرف، المجموع شرح المہذب، دارالفکر بیروت، س ن، ۲۲/۹،۱۷؛ النووی، روضۃ الطالبین وعمدۃ المتقین، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۵ھ، ۲۷۱/۳؛ المحلی، جلال الدین، شرح المنہاج، المطبعۃ العامرۃ القاہرۃ، ۱۲۹۴ھ، ۲۷۲/۲

۸۔ المغنی والشرح الکبیر، ۶۶/۱۱۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۹۔ المحلی، ۳۹۸/۷۔
۱۰۔ حاشیۃ ابن عابدین، ۳۰۴/۶؛ تبیین الحقائق، ۲۹۴/۵۔
۱۱۔ حاشیہ ابن عابدین، ۳۰۶/۶؛ الموسوعۃ الفقہیۃ، وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ الکویت، ۱۴۲۷ھ، ۱۳۷/۵۔
12- Grzimek's Animal Life Encyclopedia, 'Gale Group' New York, 2003 (2nd ed.) 9/331.
۱۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب تحریم اکل کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر، ۱۹۳۴ء
۱۴۔ جامع ترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی کراھیۃ کل ذی ناب وذی مخلب، ۱۴۷۸
۱۵۔ الدسوقی، محمد بن احمد بن عرفہ، حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر علی مختصر خلیل، دار الفکر بیروت، س ن، ۱۹۷/۲، ۱۹۹؛ الباجی، ابوالولید سلیمان بن خلف، المنتقیٰ شرح الموطا، مطبعۃ السعادۃ مصر، ۱۳۳۲ھ، ۱۳۰/۳؛ محمد بن یوسف بن ابی القاسم، التاج والاکلیل شرح مختصر خلیل، دار الفکر بیروت، ۱۳۹۸ھ، ۲۲۹/۳۔
۱۶۔ امام مازریؒ محمد بن علی (۵۳۶ھ) مشہور مالکی فقیہ ہیں۔ آپ کی ایک اہم تصنیف صحیح مسلم کی شرح 'المعلم بفوائد مسلم' ہے۔ (الاعلام، ۲۷۷/۶)۔
۱۷۔ الرھونی، محمد بن احمد، حاشیۃ الرھونی، المطبعۃ الامیریۃ مصر، ۱۳۰۶ھ، ۳۹/۳۔
۱۸۔ القرطبی، ابوعبداللہ، الجامع لأحکام القرآن، دار عالم الکتب الریاض، ۱۴۲۳ھ، ۱۱۶/۷۔
۱۹۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: الجامع لأحکام القرآن' ۱۱۷/۷، ۱۱۸؛ المجموع شرح المھذب، ۱۷/۹؛ العسقلانی، ابن حجر، فتح الباری، دار نشر الکتب الاسلامیۃ لاہور، س ن، ۶۵۶/۹، ۶۵۷؛ النووی، محی الدین بن شرف، المنھاج شرح صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۹۲ھ، ۸۳/۱۳
۲۰۔ تبیین الحقائق' ۲۹۵/۵؛ الکاسانی، ابوبکر مسعود بن احمد، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتاب العربی بیروت، ۱۹۸۲ء، ۴۰/۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۱۔ المجموع، ۱۹/۹؛ ابن قدامۃ، عبداللہ بن احمد، المغنی، مطبعۃ المنار، مصر، ۱۳۴۸ھ، ۱۱/۱۷

۲۲۔ حاشیۃ الدسوقی، ۲/۱۹۷، ۱۹۹؛ المنتقی، ۳/۱۳۰؛ التاج والاکلیل شرح مختصر خلیل، ۳/۲۲۹۔

۲۳۔ تبیین الحقائق، ۵/۲۹۵۔ المغنی، ۱۱/۶۸

۲۴۔ معجم الحیوان، ص۴۷، ۱۳۵۔ نیز دیکھیے: Grzimek's Animal Life Encyclopedia, 11/511; T.J. Roberts, The Birds of Pakistan, Oxford University Press, Oxford, 1919, 2/432, 434.

۲۵۔ 'غُراب الاَبقَع' سے مراد وہ کوا ہے جس میں سیاہ رنگ کے ساتھ سفید رنگ بھی ملا ہوا ہو، یا اس کا سینہ سفید ہو۔ (لسان العرب، ۸/۱۷)۔ بعض فقہاء نے کہا ہے کہ مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوا نجاست اور مردار خور ہوتا ہے، (تبیین الحقائق' ۵/۲۹۵؛ الموسوعۃ الفقہیۃ، ۵/۱۳۷)۔

۲۶۔ بدائع الصنائع، ۵/۴۰؛ تبیین الحقائق، ۵/۲۹۵؛ الفتاویٰ الھندیۃ، المطبعۃ العامرۃ القاہرۃ، ۱۲۷۲ھ، ۵/۲۵۵

۲۷۔ المجموع' ۹/۱۸' ۲۲' ۲۳۔

۲۸۔ المغنی' ۱۱/۱۷۔

۲۹۔ المحلیٰ' ۷/۴۰۴۔

30- Grzimek's Animal Life Encyclopedia, 11/503; Birds of Pakistan, 2/415.

31- Birds of Pakistan, 2/432,434; Grzimek's Animal Life Encyclopedia, 11/511.

۳۲۔ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ما یقتل المحرم من الدواب، ۱۸۲۹ء؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم، ۱۱۹۸ء

۳۳۔ واضح رہے کہ یہاں 'الکلب العقور' کا ترجمہ 'کاٹنے والا درندہ' اس کے وسیع تر مفہوم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے پیش نظر کیا گیا ہے، کیوں کہ عربی لغت میں 'کلب' کے لفظ میں ہر کاٹنے اور چیر پھاڑ کرنے والا درندہ شامل سمجھا جاتا ہے، (دیکھیے: المعجم الوسیط، ۲/۷۹۴)۔

۳۴ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خمس من الدواب فواسق، ۳۳۱۵، ص ۶۷۴؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم

۳۵ المحلی، ۷/۴۰۴، ۴۰۵؛ المغنی ۱۱/۶۸۔

۳۶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم، ۱۱۹۸ء

۳۷ لسان العرب، ۸/۱۷؛ تبیین الحقائق، ۵/۲۹۵۔

۳۸ عَقْعَق (Magpie. Pica Pica) جو کبوتر یا کوے جتنا ہوتا ہے، دم لمبی ہوتی ہے اور سیاہ وسفید رنگ ہوتا ہے (معجم الحیوان، ص ۱۵۵)۔ علم حیوانیات میں اسے کوؤں ہی کی فیملی میں شمار کیا جاتا ہے۔ (Grzimek's Animal Life Encyclopedia, 11/503; Birds of Pakistan, 2/415.)۔ یہ جمہور فقہاء کے نزدیک حرام اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک حلال ہے، جبکہ امام ابو یوسف اسے مکروہ تحریمی شمار کرتے ہیں۔ فقہاء حنفیہ کے نزدیک صحیح قول اس کی حلّت کا ہے، کیوں کہ یہ دانہ اور مردار دونوں چیزیں کھاتا ہے، اس لیے اس کا شمار خبائث میں نہیں ہوتا۔ (بدائع الصنائع، ۵/۴۰)۔

۳۹ تبیین الحقائق، ۵/۲۹۵؛ الموسوعۃ الفقہیۃ، ۵/۱۳۷۔

۴۰ تبیین الحقائق، ۵/۲۹۵؛ المغنی، ۱۱/۶۸۔

۴۱ بدائع الصنائع، ۵/۳۹، ۴۰۔

۴۲ اس پرندے کو Martin کہا جاتا ہے اور اس کی دو اقسام (Ganuses) ہیں یعنی Riparia اور Delichon۔ (معجم الحیوان، ص ۱۶۰)۔

۴۳ جسے Shrike کہا جاتا ہے، (معجم الحیوان، ص ۲۲۷)۔

۴۴ سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی قتل الذر، ۵۲۵۸

۴۵ حاشیۃ الرھونی، ۳/۳۸؛ حاشیۃ الدسوقی، ۲/۱۳۵۔

۴۶ المجموع، ۹/۱۸، ۱۹۔

۴۷ الرحیبانی، مصطفیٰ السیوطی، مطالب اولی النھیٰ شرح غایۃ المنتھیٰ، المکتب الاسلامی،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیروت، ۱۹۶۱ء، ۳۳۱/۶

۴۸ علم الحیوانیات کی رو سے حنابلہ کی بات قوی ہے، اس لیے کہ طوطا پھل، بھیج اور سبزیاں وغیرہ کھانے والا پرندہ ہے، (دیکھیے: The Birds of Pakistan, 1/435; Grzimek's Animal Life Encyclopedia, 9/275.)۔ اسی طرح علم الحیوانیات میں مور اور مرغی کو ایک ہی گروپ میں رکھا جاتا ہے، (دیکھیے: معجم الحیوان، ص۱۸۵؛ Grzimek's Animal Life Encyclopedia, 8/399.)۔ اور مور کی غذا تقریباً وہی ہے جو مرغی کی ہوتی ہے۔ (دیکھیے: The Birds of Pakistan, 1/247)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بارے میں وہی حکم ہونا چاہیے جو مرغی کے بارے میں ہے۔

۴۹ یہ ہدہد کی طرح کا سبز رنگ کا ایک پرندہ ہے۔ اسے Roller کہا جاتا ہے۔ یہ حشرات خور پرندہ ہے۔ چنانچہ یہ زیادہ تر چوہے، چھپکلیاں اور کیڑے مکوڑے کھاتا ہے۔ اسے Blue Jay بھی کہتے ہیں، اس لیے کہ اس کی بعض قسموں میں نیلا جبکہ زیادہ قسموں میں سبز رنگ غالب ہوتا ہے، (معجم الحیوان، ص۲۲۱۔ نیز: The Birds of Pakistan' 1/528)۔

۵۰ کبوتر یا کوے جتنا سرخی مائل سیاہ رنگی اور زرد، سیاہ اور سفید رنگی دھاری دار پروں اور سیاہ دم والا پرندہ، جسے Jay کہا جاتا ہے، (معجم الحیوان، ص۱۱۲، ۱۳۵)۔ علم حیوانیات میں اسے کوؤں کی فیملی میں شمار کیا جاتا ہے، (دیکھیے: Grizmek's Animal Life' 11/503.)۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پرندہ گوشت خور بھی ہے۔ اور یہ کوے اور شرقراق/شقراق کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔ (معجم الحیوان، ص۱۳۵)۔ شقراق کبوتر کے سائز کا پرندہ ہے۔ اس میں سبز، سیاہ، سرخ اور زرد رنگوں کا ملاپ ہوتا ہے، البتہ سبز رنگ غالب ہوتا ہے۔ بعض کے نزدیک اس میں اور اَخیل میں کوئی فرق نہیں۔ (معجم الحیوان، ص۲۱۰، ۲۱۱)۔

۵۱ مطالب اولی النھی، ۶/ ۳۱۴، ۳۱۵؛ المغنی ۱۱/ ۶۹؛ الموسوعۃ الفقھیۃ، ۵/ ۱۳۸۔

۵۲ المجموع، ۹/ ۱۸؛ شرح المنہاج، ۲/ ۲۷۲

☆☆☆

© rasailojaraid.com